© rasailojaraid.com

نظرات

وفد کا دورۂ ایودھیا

مرکزی حکومت نے قومی یک جہتی کونسل اور پارلیمنٹ کے کچھ ممبران پر مشتمل ایک وفد ایودھیا بھیجا تھا کہ وہاں بابری مسجد کے آس پاس ہونے والی تعمیرات کا جائزہ لے کر حکومت کو اپنی رپورٹ دے۔ شروع میں وزیر داخلہ مسٹر ایس۔ بی چوان بھی اس وفد میں جانے والے تھے۔ لیکن بعد میں ان کا نام واپس لے لیا گیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اس وفد کا بائیکاٹ کیا۔ وفد نے واپس آنے کے بعد وزیر داخلہ کو زبانی طور پر اپنی رپورٹ دیدی ہے چند دن بعد باقاعدہ طور پر وفد اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔ وفد کی اس رپورٹ کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ ان تشویشناک خبروں اور قیاس آرائیوں کا سلسلہ بند ہو گا جو بابری مسجد کمپلکس کے بارے میں سامنے آ رہی ہیں

بھارتیہ جنتا پارٹی نے بھی اپنا وفد بھیجا تھا۔ یہ وفد مسٹر سکندر بخت کی سرکردگی میں گیا تھا اس نے واپس آکر جو رپورٹ دی ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ یک طرفہ اور پارٹی کے حق میں ہے۔ اس لیے اس کی قدر و قیمت عوام کی نگاہ میں نہیں ہوگی۔

بھارتیہ جنتا پارٹی اور یو۔ پی کی کلیان سنگھ حکومت کا اصرار اس پر تھا کہ پارلیمانی وفد ایودھیا کا دورہ نہ کرے اور اگر کرے تو فیض آباد کی مسجد کا دورہ نہ کرے، فیض آباد کی اس مسجد میں ایک بم دھماکہ ہوا تھا۔ یہ عجیب و غریب قسم کی شرط تھی۔ اور محسوس کرنے والے محسوس کر رہے تھے کہ اس میں کھلے تعصب کی بو آتی تھی۔ بھاجپا سرکار سے اور امید بھی کیا کی جاسکتی ہے لیکن بات اس کے علاوہ کچھ اور بھی تھی۔ اصل مقصد تو ایودھیا سے ممبران پارلیمنٹ کو دور رکھنا تھا۔ بابری مسجد کے پاس محکمۂ سیاحت نے کئی ایکڑ زمین جو ایکوائر کی ہے۔ وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

[illegible] کے لئے دی ہے اور یہ امر اب یقینی ہوگیا ہے کہ اس زمین پر سیاحت کے نام سے کی عمارتوں کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد رام مندر کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوگا۔ رام مندر کے نام سے ایک بڑی دیوار خاص مسجد سے متصل بنائی جا چکی ہے۔ اب اس دن کا انتظار ہے کہ ہر طرح کے قاعدوں اور ضابطوں کو نظر انداز کر کے کب مسجد کا ڈھانچہ گرا دیا جائے اور یہ سارا قصہ ہی ختم کر دیا جائے اس سلسلہ میں عدالت میں زیر سماعت کیسوں کو بھی وقت آنے پر نظر انداز کر دیا جائے گا۔ ادھر نئی دلی میں بھاجپا کی لابی پوری طرح اس کے لئے کوشاں ہے کہ مرکز کو ہر طرح کی کارروائی سے روکا جائے۔ ایک دفعہ وزیر داخلہ نے یو۔ پی حکومت کو معمولی سی دھمکی دی تھی تو یہ لابی پنجے جھاڑ کر مرکزی حکومت کے پیچھے پڑ گئی تھی جب تک مرکز میں نرسمہا راؤ سرکار ووٹوں کے معاملہ میں بھاجپا کی محتاج رہے گی۔ وہ اسکا دباؤ بھی برداشت کرتی رہے گی۔ اس لئے مرکز سے کچھ زیادہ توقعات رکھنا بھی فضول ہے۔

یو۔ پی حکومت اگرچہ بابری مسجد ایکشن کمیٹی کو بات چیت کی دعوت دے چکی ہے مگر یہ برائے نام ہے۔ اب کھل کر یہ بات سامنے آگئی ہے کہ اسی طرح باتوں میں لگا کر یو۔ پی سرکار اپنا کام کرتی رہے گی۔ یو۔ پی سرکار کو ویسے بھی اس کام کی جلدی اس لئے ہے کہ وشو ہندو پریشد اس کام کا سہرا اپنے سر باندھنا چاہتا ہے۔ اندرونی طور پر بھاجپا اور وشو ہندو پریشد کے درمیان روز بروز اختلافات کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ یو۔ پی سرکار اب اس کام میں تاخیر نہیں کرنا چاہتی۔ چونکہ اس سے نہ صرف یو۔ پی میں ان کا اقتدار برقرار رہے گا بلکہ سارے ملک کا اقتدار ہاتھ میں لینے کا منصوبہ بھی تکمیل کو پہونچے گا۔ یہ صورت حال ہے جس میں مسلمانان ہند پھنسے ہوئے ہیں۔ اس سے نکلنے کی کیا صورت ہے۔ مسلم قیادت کو اس بارے میں سوچنا چاہیئے۔

سیاست اور جرائم پیشہ

لوک سبھا کے اجلاس میں ممبران نے عام طور پر اس رائے سے اتفاق کیا کہ مختلف سیاسی پارٹیوں میں جرائم پیشہ عناصر گھس گئے ہیں اور سیاست کو ان عناصر سے نجات دلائی جانی چاہیئے۔

© rasailojaraid.com